وضو کرتے ہوئے انگلیوں کو چوم کر سر کا مسح کرنے کا شرعی حکم

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12847

تاریخ اجراء: 08 ذیقعدۃ الحرام 1444ھ / 29 مئی 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض لوگ سر کا مسح کرنے سے پہلے ہاتھوں پر پانی ڈال کر انگلیاں چومتے ہیں، بعض تو آنکھوں سے بھی لگاتے ہیں، پھر اُسی استعمال شدہ ہاتھ کی تری سے مسح کرتے ہیں۔ کیا اس طرح کرنے سے سر کا مسح درست ہو جائے گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھے گئے مسئلے کی دو صورتیں ہیں:

پہلی صورت یہ ہے کہ سر کا مسح کرنے کے لیے ہاتھ کا تر ہونا ضروری ہے، اب خواہ یہ تری اعضائے وضو دھونے کے بعد ہاتھ میں رہ گئی ہو یا پھر نئے سرے سے ہاتھ کو تر کیا ہو، بہر صورت وہ تری مسح کے لیے کافی ہوگی۔ اگر کسی شخص نے مسح سے پہلے اس تر ہاتھ سے عمامے کو چھو لیا یا جسم کے کسی ایسے حصے پر وہ ہاتھ پھیرا جسے وضو میں دھویا جاتا ہے اور اب بھی اس کے ہاتھ میں تری باقی ہے، تو سر کا مسح ہو جائے گا، اس طرح کرنے سے اس کے مسح پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اس شخص نے ہاتھ کی اس تری سے موزوں پر مسح کر لیا، تو چونکہ یہ تری ایک فرض کو ساقط کرنے کے کام آچکی ہے، لہذا اب اس مستعمل تری سے سر کا مسح نہیں ہوگا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ہاتھ تر کرنے کے بعد انگلیوں کو چومتا اور آنکھوں سے لگاتا ہے، تو یہ پہلی صورت میں داخل ہے۔ اگر اس کے ہاتھ میں تری باقی ہے، تو سر کا مسح ہو جائے گا، اس طرح کرنے سے اس کے مسح پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، **لیکن یہ ضرور یاد رہے کہ** مسح کرنے سے پہلے یوں انگلیاں چومنا اور آنکھوں سے لگانا شرعاً ثابت نہیں، نہ ہی ایسا کرنے میں کوئی دنیوی فائدہ ہے، لہذا یہ ایک عبث اور لغو فعل ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔

مسح درست ہونے کے لیے ہاتھ کا تر ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:" ولو کان فی کفه بلل فمسح به اجزأه سواء کان اخذ الماء من الاناء او غسل ذراعيه وبقی بلل فی کفه هو الصحيح بخلاف ما اذا مسح رأسه او خفه وبقی علی کفه بلل فمسح به راسه او خفه لا يجوز کذا فی الخلاصة "یعنی اگر کسی شخص کی ہتھیلی میں تری تھی، پھر اس نے اسی تری سے مسح کیا، تو اس کا یہ مسح کرنا، درست ہے، خواہ اس نے یہ پانی برتن سے لیا ہو یا پھر اس نے اپنی کہنیوں کو دھویا ہو اور اس کی ہتھیلی میں تری باقی رہ گئی ہو، یہی صحیح ہے، برخلاف اس کے کہ اس نے اپنے سر یا موزے کا مسح کیا اور اس کے ہاتھ میں تری باقی تھی، پھر اس نے اسی تری سے اپنے سر یا موزے کا مسح کیا تو یہ مسح کافی نہیں، جیسا کہ خلاصہ میں مذکور ہے۔(فتاوی عالمگیری، کتاب الطهارة، ج 01، ص 06، مطبوعه بیروت)

ہاتھوں سے عمامہ کو چھو لیا، تو تری باقی ہونے کی صورت میں مسح ہو جائے گا۔ جیسا کہ کانوں کے مسح کے حوالے سے علامہ علاء الدین حصکفی علیہ الرحمۃ نے فرمایا:"لو مسّ عمامته فلا بدّ من ماء جديد "یعنی اگر کانوں کے مسح سے پہلے ہاتھوں سے اپنے عمامے کو چھو لیا، تو نیا پانی لینا ضروری ہو گا۔

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ "در مختار" کی اس عبارت پر فرماتے ہیں:"لعلّه محمول علی ما إذا انعدمت البلّة بمسّ العمامة، قال في "الفتح": وإذا انعدمت البلّة لم يكن بد من الأخذ "یعنی نیا پانی لینے کا حکم اُس صورت میں ہے جبکہ عمامہ چھونے سے ہاتھوں پر موجود تری ختم ہو جائے، علامہ ابن ہمام علیہ الرحمۃ نے "فتح القدیر" میں فرمایا: اور جب تری ختم ہو جائے، تو نئے پانی سے ہاتھ تر کرنا ضروری ہو گا۔(ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الطهارة، ج 01، ص 264، مطبوعه کوئٹه)

ہاتھوں کو تر کرنے کے بعد دھلے ہوئے عضو کو چھو لیا تب بھی وہ تری مسح کے لیے کافی ہو گی۔ جیسا کہ محیطِ برہانی وغیرہ کتبِ فقہیہ میں ہے:" ولو کان في کفه بلل فمسح به رأسه أجزأه قال الحاكم الشهيد رحمه الله: هذا إذا لم يستعمله في عضو من أعضائه بأن أدخل يده في إناء حتى ابتلت، فأما إذا استعمله في عضو من أعضائه بأن غسل بعض أعضائه وبقي على كفه بلل لا يجوز، وأكثرهم على أن قول الحاكم خطأ۔ والصحيح أن محمدا رحمه الله أراد بذلك ما إذا غسل عضوا من أعضائه وبقي البلل في كفيه، بدليل أن محمدا رحمه الله، قال: وهذا بمنزلة ما لو أخذ الماء من الإناء، ولو كان المراد ما قاله الحاكم لم يكن لهذا التشبيه معنی۔ وفرقوا بين بلل اللحية وبين بلل الكف، والفرق أن بلل

اللحية ما سقط به فرض غسل الوجه وصار مستعملا، فلا يقام به فرض آخر۔ **أما بلل الكف ما لم يسقط به فرض الغسل؛ لأن فرض غسل الأعضاء أقيم بالماء الذي زايل العضو لا بالبلل الذي على الكف، فلم يصر هذا البلل مستعملا، فجاز أن يقام به فرض مسح الرأس**" یعنی اگر کسی شخص کی ہتھیلی میں تری باقی ہو اور وہ اسی تری سے اپنے سر کا مسح کرلے، تو یہ کافی ہو گا۔ امام حاکم شہید علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ یہ حکم اس وقت ہے، جبکہ عضو کو کسی جگہ استعمال نہ کیا ہو، اس طرح کہ برتن میں ہاتھ ڈال کر تر کرلیا ہو۔ اگر اس ہاتھ کو کسی عضو پر استعمال کرلیا، مثلاً: کوئی عضو دھولیا اور ہتھیلی میں تری باقی رہ گئی، تو مسح کافی نہیں۔ اکثر فقہائے کرام کا قول یہ ہے کہ امام حاکم کا یہ قول غلطی کی بنا پر ہے۔ صحیح یہ ہے کہ امام محمد علیہ الرحمۃ نے اس مسئلے میں یہ مراد لیا ہے کہ کسی عضو کو دھولیا اور تری باقی رہ گئی (تو مسح جائز ہے) اس پر دلیل یہ ہے کہ امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ یہ برتن میں سے پانی لینے کی طرح ہے۔ اگر اس سے وہی صورت مراد ہوتی جو امام حاکم علیہ الرحمۃ نے مراد لی ہے، تو اس تشبیہ کا کوئی معنی باقی نہیں رہتا۔ فقہائے کرام داڑھی اور ہتھیلی کی تری میں فرق بیان فرماتے ہیں کہ داڑھی کے مسح سے بچ جانے والی تری نے چہرہ دھونے والے فرض کو ساقط کیا اور مستعمل ہو چکا ہے، لہٰذا اس سے دوسرا فرض ادا نہیں کیا جا سکتا، جبکہ ہتھیلی کی تری سے جب تک کوئی فرض ساقط نہیں ہوا، وہ مستعمل نہیں ہوا کیونکہ اعضا دھونے کا فرض اس پانی سے ادا ہوتا ہے، جو عضو سے جدا ہو جاتا ہے، ہتھیلی پر موجود تری سے (دھونے کا فرض ادا نہیں ہوتا) تو ہتھیلی پر موجود تری سے سر کا فرض مسح کرنا بھی جائز ہے۔ (المحیط البرھانی، کتاب الطھارۃ، ج 01، ص 38، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

مبسوط سرخسی میں ہے: "وإن كان في كفه بلل فمسحه به أجزأه لأن الماء الذي بقي في كفه غير مستعمل فهو كالباقي في إنائه وقال الحاكم وهذا إذا لم يكن استعمله في شيء من أعضائه وهو غلط منه فإنه **إذا استعمله في شيء من المغسولات لم يضره لأن فرض الغسل تأدى بما جرى على عضوه لا بالبلة الباقية في كفه إلا أن يكون استعمله في المسح بالخف وحينئذ الأمر على ما قاله الحاكم لأن فرض المسح يتأدى بالبلة**" یعنی اگر ہتھیلی میں تری ہو پھر اسی سے مسح کیا، تو یہ کافی ہے، کیونکہ وہ پانی جو ہتھیلی میں باقی ہے، وہ مستعمل نہیں ہے۔ یہ تری اس پانی کی طرح ہے جو برتن میں موجود ہے۔ امام حاکم علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ یہ اس صورت میں ہے کہ جب اس نے اس تری کو اعضائے وضو میں استعمال نہ کیا ہو اور یہ ان سے خطا ہوئی ہے، کیونکہ جب اس ہاتھ کو دھوئے ہوئے اعضا پر استعمال کیا، تو یہ مضر نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دھونے کا

فرض تو اس پانی سے ادا ہو چکا جو پانی اعضا پر بہا تھا، ہتھیلی پر باقی تری سے فرض ادا نہیں ہوا اِلا یہ کہ کسی نے موزے پر مسح کر لیا، تو جیسا امام حاکم نے فرمایا ویسا ہی حکم ہو گا کیونکہ فرض مسح، تری سے ادا ہوا ہے۔(المبسوط لسرخسی، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء والغسل، ج01، ص63، دار المعرفہ، بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے: **"مسح کرنے کے لیے ہاتھ تَر ہونا چاہیئے، خواہ ہاتھ میں تَری اعضا کے دھونے کے بعد رہ گئی ہو یا نئے پانی سے ہاتھ تر کر لیا ہو۔** کسی عُضو کے مسح کے بعد جو ہاتھ میں تَری باقی رہ جائے گی وہ دوسرے عُضو کے مسح کے لیے کافی نہ ہو گی۔" (بہارِ شریعت، ج01، ص291، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم